نوحہ

نیزۂ قاتل بھی رویا خون کے آنسو حسینؑ
درد سے تڑپا جو تیرا اکبرِ مہہ رو حسینؑ

آخری دیدار جب اکبرؑ کا سب نے کر لیا
یوں چلا خیمے سے وہ جیسے جنازہ ہو چلا
جا رہا ہے سوئے مقتل تیرا اِک بازو حسینؑ

رن سے اکبرؑ کا سلامِ آخری جب آ گیا
اِس صدا سے تیری آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا
صرف تاریکی تھی تیرے سامنے ہر سو حسینؑ

کس طرح بیٹے تک آیا ہے تو شاہِ کربلاؑ
کیفیت تیری کسی بھی لب سے ہو کیسے ادا
چین مل سکتا نہیں تجھ کو کسی پہلو حسینؑ

جس کے سینے میں بھی ہو برچھی کا پھل تڑپے گا وہ
درد کی شدت بڑھے تو ایڑیاں رگڑے گا وہ
کس طرح دیکھے گا برچھی میں کلیجہ تو حسینؑ

دیکھ کر ہمت کو تیری سب کے دل تھرا گئے
یا علیؑ کہہ کر سناں کھینچی جو تو نے قلب سے
خود پہ رکھا ہو گا تو نے کس طرح قابو حسینؑ

ضبط پر مولاؑ ترے شاہدؔ رہے ارض و سما
جب اُٹھا کر نوجواں لاشے کو تو رن سے چلا
ہر طرف پھیلی تھی اُس کے خون کی خوشبو حسینؑ

کلام: شاہدؔ جعفر
سوز: مجتبیٰ شاہ کاظمی
نوحہ خواں: مسافرِ شام